



سوال

(323) ناجائز وصیت کا لعدم ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے والد نے اپنی جائیداد ہمارے بڑے بھائی کو دینے کی وصیت کی ہے جبکہ ہماری بہنیں بھی موجود ہیں، اب وہ فوت ہو چکے ہیں، کیا اس پر عمل کیا جائے گا یا شرعی ضابطہ کے مطابق اسے تقسیم کرنا ہوگا، پسماندگان میں سے ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں، ہماری والدہ پہلے ہی وفات پا چکی ہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہماری الجھن دور کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وصیت کا ایک ضابطہ ہے کہ جو شرعی طور پر کسی کا وارث ہے اس کے متعلق وصیت ناجائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: ”اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق سے دیا ہے، اس لیے وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔“ [1] اس حدیث کی بنا پر باپ کی ایک بیٹی کے نام وصیت باطل ہے لہذا اس کا نفاذ جائز نہیں ہے، اگر دیگر ورثا اس وصیت پر اپنی رضامندی کا اظہار کر دیں تو چنداں حرج نہیں، اگر وہ اس پر راضی نہ ہوں تو شرعی ضابطہ کے مطابق متوفی کی جائیداد تقسیم کی جائے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اولاد میں وراثت کا اصول باین الفاظ بیان کیا ہے: ”اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق وصیت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔“ [2]

اس آیت کریمہ کے پیش نظر اگر میت کے ذمے قرض ہے تو اسے اٹھا کر اپنے پھر تقسیم کے لیے اس جائیداد کے آٹھ حصے بنالیے جائیں، دو دو حصے فی بیٹا اور ایک ایک فی بیٹی کو دے دیا جائے۔ ہم اس مناسبت سے والدین کو نصیحت کرتے ہیں کہ جائیداد کے سلسلہ میں کوئی ایسی وصیت نہ کریں جو ظلم و زیادتی پر مبنی ہو۔ کیونکہ دنیا کا مال و متاع قیامت کے دن کام نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی اولاد کچھ نفع دے سکے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اس دن مال و اولاد کچھ کام نہ آئے گی۔“ [3] اس لیے وصیت کے سلسلہ میں اللہ سے ڈرتے ہوئے اسے سرانجام دیا جائے، اگر کوئی ناجائز وصیت کر گیا تو اسے نافذ نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ پسماندگان پر اس کی اصلاح ضروری ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے طرفداری یا زیادتی کا اندیشہ رکھتا ہو تو اس کی اصلاح کر دے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ [4] صورت مسئلہ میں وصیت کا لعدم ہے اور ورثا کو چاہیے کہ وہ متوفی کی جائیداد کو ضابطہ شرعی کے مطابق تقسیم کریں۔ (واللہ اعلم)

[1] البوداؤد: ۲۸۶۰۔

[2] النساء: ۱۱۔



[3] الشعرا: ٨٨-

[4] البقرة: ١٨٢-

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوى اصحاب الحديث

جلد 4 - صفحہ نمبر: 293

محدث فتویٰ